اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

پچپنواں اجلاس (پانچویں نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 10/جون 2022ء بروز جمعہ بمطابق 10/ذیقعد 1443 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ	03
2	وقفہ سوالات۔	04
3	رخصت کی درخواستیں۔	06
4	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	18
5	گورنر بلوچستان کا حکم نامہ۔	25

جلد 55 شمارہ 05

ایوان کے عہدیدار

قائم مقام اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔سردار بابر خان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

سینئر رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب خالد احمد قمبرانی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ **10** /جون 2022ء بروز جمعہ بمطابق **10**/ذیقعد 1443 ہجری، بوقت سہ پہر 3بجکر25منٹ پر زیرِ صدارت سردار بابر خان موسیٰ خیل، قائم مقام اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

يَسۡـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ط قُلۡ اِنَّمَا عِلۡمُهَا عِنۡدَ اللّٰهِ ط وَ مَا يُدۡرِيۡكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ
تَكُوۡنُ قَرِيۡبًا ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الۡكٰفِرِيۡنَ وَاَعَدَّ لَهُمۡ سَعِيۡرًا ﴿۶۴﴾ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ج
لَا يَجِدُوۡنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيۡرًا ﴿۶۵﴾ يَوۡمَ تُقَلَّبُ وُجُوۡهُهُمۡ فِى النَّارِ
يَقُوۡلُوۡنَ يٰلَيۡتَنَاۤ اَطَعۡنَا اللّٰهَ وَ اَطَعۡنَا الرَّسُوۡلَا ﴿۶۶﴾

﴿ پارہ نمبر ۲۲ سُوۡرَۃُ الاحزاب آیات نمبر ۶۳ اور ۶۶ ﴾

ترجمہ: لوگ تجھ سے قیامت کے بارمیں سوال کرتے ہیں تو کہہ دے کہ اُس کا علم تو اللہ ہی کو ہے اور تجھے کیا خبر بہت ممکن ہے کہ قیامت بالکل ہی کے قریب ہو۔ اللہ تعالٰی نے کافروں پر لعنت کی ہے اور اُن کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے کوئی حامی اور مددگار نہ پائیں گے۔ اُس دن اُن کے چہرے آگ میں اُلٹ پُلٹ کئے جائینگے حسرت اور افسوس سے کہیں گے کہ کاش کہ ہم اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے۔ وَمَاعَلَيۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جزاک اللہ۔وقفہ سوالات۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جناب اصغر علی ترین صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 291 دریافت فرمائیں۔چونکہ وہ یہاں نہیں ہے۔جواب موصول ہوگیا۔اسکو dispose off کردیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: حاجی محمد نواز کاکڑ صاحب آپ اپنا سوال نمبر 42 دریافت فرمائیں۔حاجی محمد نواز کاکڑ صاحب بھی نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: میر زابد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 518 دریافت فرمائیں۔

میر زابد علی ریکی: Thank you جناب اسپیکر صاحب سوال نمبر۔518۔جناب اسپیکر صاحب سردار نے جو جواب دیا اس سے آپ مطمئن ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: ٹھیک ہے۔جناب ریکی صاحب سوال نمبر۔518 تو ہوگیا

جناب قائم مقام اسپیکر: سوال نمبر۔519 دریافت فرمائیں۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر!اس کے جواب سے بھی میں مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: ریکی صاحب! کیا بات ہے آج آپ بہت مطمئن دکھائی دے رہے ہیں۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات): سر! king of واشک ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکر ہے یہ دن بھی ہم لوگوں نے دیکھا کہ آج آپ مطمئن ہیں۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر! چار سال کے بعد ایک دن تو مطمئن ہوگیا آپ بھی خوش رہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ۔سید عزیز اللہ آغا صاحب چونکہ نہیں آئے ہیں اُن کا جواب موصول ہو چکا ہے۔dispose off کردیا جاتا ہے۔607اور 608۔نصر اللہ خان زیرے صاحب بھی نہیں آئے ہیں اُن کا جواب بھی موصول ہو چکے ہیں۔608اور 624 بھی dispose off کردیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: ثناء بلوچ صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 760 دریافت فرمائیں۔

جناب ثناءاللہ بلوچ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔شکریہ جناب اسپیکر صاحب سوال 760 کی 2021-22 میں پی ایس ڈی پی میں روڈوں کی تعمیر کیلئے مختص رقم کے حوالے سے سوال کیا تھا آپ کو پتہ ہے کہ بلوچستان کی تاریخ میں جو پی ایس ڈی پی 2021-2022 تھی وہ سب سے زیادہ controversial،خونی پی ایس ڈی پی میں

سے ایک تھی لیکن مجھے تو حیرت اس بات پر ہے کہ اس پی ایس ڈی پی میں ساری چیزیں چھپی ہوتی ہیں لیکن میرا جواب موصول نہیں ہوا ہے۔ سردار صاحب۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: اچھا ایک جواب late آیا ہے میرے پاس ہے میں آپ کو یہ provide کر دیتا ہوں۔ اس میں مزید اگر کوئی سلسلہ تھا تو آپ مجھے Kindly۔ یہ میں property of the House بنا کے ثناء بلوچ کے حوالے کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: صحیح ہے کھیتران صاحب۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: شکریہ جناب اسپیکر۔ بالکل سردار صاحب کے آفس میں اُس کو جواب دے دیا ہوگا definitely جو چیزیں پی ایس ڈی پی میں سڑکیں ہیں ان سب کا ذکر اس میں ہوا ہوگا میں صرف ایک سوال اور اس سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ضلع خاران بھارت کے کس صوبے میں واقع ہے اگر یہ آپ مجھے بتا دیں تو مجھے خوشی ہوگی۔ ضلع خاران افغانستان کے یا بھارت کے کس صوبے میں واقع ہے یہ ذرا بتا دیں کہ اس کو نظر انداز کرنے کی وجہ کیا ہے؟ 2019-20ء 2021-22ء ان تمام میں جناب والا! وہاں بھی انسان بستے ہیں اگر کسی کو اس کا علم نہیں ہے تو میں بتا ہوں کہ وہ ضلع خاران ریاست خاران ہوا کرتا تھا پاکستان کی سب سے بڑی اہم ریاستوں میں سے تھا جو پاکستان میں شامل ہوا۔ وہاں دو سڑکیں جاتی ہیں ایک کو کہتے ہیں خاران احمد وال روڈ جو نوشکی سے آگے احمد وال سے ہوکر خاران تک جاتی ہے دوسری ایک سڑک ہے جو خاران سے بسیمہ ضلع واشک کو اور پھر ڈسٹرکٹ خضدار کو connect کرتی ہے تین پی ایس ڈی پیز میں پی سی ون بننے کے باوجود ترجیحی اسکیمات میں شامل ہونے کے باوجود گزشتہ حکومت جو تھی اُس کا میں دوبارہ نام ذکر نہیں کروں گا کہ کون وزیر اعلیٰ تھے اُنہوں نے اُس کو drop کر دیا سردار صاحب! آپ مجھے صرف یقین دہانی یہ کروائیں ہمارے لوگوں کو کم از کم یہ لگیں کہ وہ حکومت پاکستان اور صوبہ بلوچستان کا حصہ ہے فیڈرل کے لئے بھی ہم نے propose کیا ہے آج فیڈرل کا ہوگا اگر اُس میں شامل ہو گیا تو اچھی بات ہے نہیں ہوا میں آپ سے یہ یقین دہانی چاہتا ہوں کہ آپ نے خاران احمد وال روڈ اور خاران ٹو بسیمہ یہ وہاں کی economic life line وہاں کی زراعت وہاں کی صنعت، تجارت اور آمد و رفت کیلئے بلوچستان کی سب سے اہم شاہراہ ہے ڈویژنل ہیڈ کواٹر ہے مجھے یہ یقین دہانی کروا دیں کہ آنے والے بجٹ میں جس طرح چار سال سے ہم نظر انداز ہوئے اس دفعہ ان دونوں سڑکوں کو شامل کر دیا جائے گا۔ شکریہ۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: جناب اسپیکر صاحب! میں ان کے پہلے حصے کا جواب دوں گا کہ اُنہوں نے کہا کہ خاران ہندوستان کی کونسی ریاست میں ہے یا افغانستان کے۔تو میں یہ کہوں گا کہ 2018ء سے لیکر 2021ء کے آخر تک خاران متحدہ ہے اپوزیشن ہے زیر عتاب ہے ریاست میں تھا کہ آگے گستاخی نہیں کروں گا۔ وہ اُس ریاست میں تھا اُس ریاست کا ایک حصہ تھا جو کہ نہ اس زمین پر تھا نہ اس آسمان پر تھا بلکہ وہاں بکتر بند گاڑیاں اور کمرے توڑنا اور ہاتھ توڑنا اُس ریاست میں تھا۔تو اب جو اُنہوں نے دوروڈوں کا حوالہ دیا ہے ہماری یہ جو حکومت بنی ہے نوزائیدہ حکومت۔میں اتنا معزز رُکن کو یقین دہانی کرواتا ہوں کہ ہمارے لئے یہاں اس ایوان میں میں نے پہلے بھی کہا کہ ہماری حکومت کی طرف سے میں statement دے رہا ہوں on be half of my chief minister کہ جتنے قابل احترام میرے اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں اُتنا ہی احترام ہمیں اُن کا ہے اُن کی تجاویز کا ہم خیر مقدم کرتے ہیں بجٹ آخری مراحل میں ہے جیسا کہ میں نے کل کہا کہ سی ایم صاحب آج وہاں میٹنگ تھی کوشش ہے کہ آج شام تک پہنچ جائیں گے انشاءاللہ نہیں تو کل پہنچ رہے ہیں اور اگلے working days میں ہم ان تمام دوستوں کو invite کریں گے ہم مشترکہ ایک میٹنگ کریں گے ان کو بھی اسی جو ایک کراس والی مہر ہوتی ہے وہ کاغذ پر لگ کے اُس سے منتخب ہو کے آئے ہیں جیسا کہ ہم آئے ہیں آپ آئے ہیں اسی طریقے سے ان پر بھی عوام نے اعتماد کیا ہے اور ایک جو خلاصہ بنا کے ایک ممبر کی صورت میں اس ایوان میں بھیجا ہے کہ جا کے ہمارے علاقے کی آواز اُٹھائیں علاقے کے لوگوں کی ہم آواز بنیں تو ہمیں ان کا احترام ہے انشاءاللہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: سردار صاحب! to the point آجائیں۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: انشاءاللہ ہم ان سب کی تجاویز کو لے کے اگلا بجٹ اپنے محدود وسائل میں انشاءاللہ میں آپ کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ جو آپ کی ضروری چیزیں تھیں وہ اس بجٹ کا حصہ ہونگی۔ Thank you

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ اس کو dispose off کر دیتے ہیں۔آپ کو جواب مل گیا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وقفہ سوالات ختم۔

جناب قائم مقام اسپیکر: سیکرٹری صاحب! رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): انجینئر زمرک خان اچکزئی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج

کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میر اکبر آسکانی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میر نصیب اللہ مری صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: حاجی محمد خان لہڑی صاحب نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: جناب عبدالخالق ہزارہ صاحب نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: جام کمال خان صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میر محمد عارف محمد حسنی صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: جناب مٹھا خان کاکڑ صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ جواب نہیں آرہا ہے آپ لوگوں کا۔(مداخلت) نعیم بازئی صاحب نے سر ہلایا میں نے اُس کے کہنے پر منظور کیا۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: سید عزیز اللہ آغا صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: مکھی شام لعل صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ لیلیٰ ترین صاحبہ ناسازی طبیعت کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: رخصت کی درخواستیں ختم۔

جناب قائم مقام اسپیکر: سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔ کس حوالے سے۔

جناب مبین خان خلجی (صوبائی وزیر کیو ڈی اے): کوئٹہ کی حلقہ بندیوں کے حوالے سے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اس پر میرے خیال سے سرکاری کارروائی کو نمٹا کر پھر آپ کو، جی دومنٹ بعد کریں۔

صوبائی وزیر کیو ڈی اے: اَعُوذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔ جناب اسپیکر! خاص طور پر پورے پاکستان میں حلقہ بندیوں کا ہوا ہے اور ہمارے کوئٹہ کے حوالے سے جو تھا کوئٹہ ڈسٹرکٹ کی جو حلقہ بندیاں تھیں۔ اس میں کچھ قوم پرست پارٹیوں نے عدالت میں کیس کیا تھا اور اُسکے بعد اُن حلقوں کو اس طرح بنایا گیا ہے کہ میرے خیال سے لوگوں کو، قوموں کو تقسیم کی گئی ہے۔ اور تقسیم سے لوگوں میں نفرت بڑھ رہی ہے۔ کہ لوگوں کو تقسیم کر کے اس طرح کی حلقہ بندیاں کی گئی ہیں اور اس میں باقاعدہ ہماری قوم پرست پارٹی پشتونخواہ ملی عوامی پارٹی اُنہوں نے یہ کیس ہائی کورٹ میں کیا تھا۔ اور اُس کے کہنے پر الیکشن کمیشن کی جو بھی کمیٹی بنی اور اُس کو proposal بھجوایا گیا تھا۔ اور الیکشن کمیشن ایک آزاد محکمہ ہے۔ اُس کو کسی کے اختیار کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں لاکھوں لوگ رہتے ہیں ان کو ایک میرٹ کے اوپر ایک حلقہ بننا چاہیے۔ کسی پارٹی کی خواہش پر نہیں بننا چاہیے۔ اب ادھر نفرت کرتے ہیں اور جب الیکشن آتے ہیں پھر اُنہی گھروں پر جاتے ہیں پھر اُدھر ووٹ بھی مانگتے ہیں تو یہ میرے خیال سے کوئٹہ کے حلقوں میں سب سے ناجائز ہوا ہے اگر میں ادھر بیٹھا ہوں کوئٹہ کے اور ایم پی ایز بھی ہیں اُس میں سارے متاثر ہوئے ہیں اس میں آپ سے گزارش ہے کہ آپ کی طرف سے ایک کمیٹی

بنے اور الیکشن کمیشن کو بلایا جائے تا کہ اُس سے ہم بات کریں کیونکہ اس میں ایک مہینے کا ٹائم دیا گیا ہے۔اب اس میں بھی دس دن گزر چکے ہیں اگر آپ اُن کو بلالیں اور ہماری بات سنی جائے ۔یہ تو بالکل ناجائز ہوگا کہ one sided ہوگا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: صحیح ہے مبین خان خلجی صاحب۔ ملک نعیم بھی تو کوئٹہ کے ایم پی اے ہیں وہ مطمئن نظر آرہے ہیں۔

صوبائی وزیر کیوڈی اے: وہ بھی متاثر ہیں،سارے متاثر ہیں۔صرف ملک صاحب اگر خوش ہوں مجھے نہیں پتہ ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی ملک نعیم بازئی صاحب۔

ملک نعیم خان بازئی: شکریہ اسپیکر صاحب ۔یقیناً اسی طرح ہے یہ ہمارا اغبرگ،نوحصار اور پنجپائی کو قادرنائل کے علاقے میں شامل کیا ہے۔ابھی اس پر میرا تو اعتراض نہیں ہے۔ہمارا تو خروٹ آباد وہ بھی ہمارے بھائی ہیں۔سمنگلی والے بھی ہمارے بھائی ہیں۔انشاءاللہ مَیں تو اگر یہ بھی رہ جائے تو انشاءاللہ ان کے ساتھ مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہوں۔ہمارے لئے سرہ غڑگئی والی سیٹ بھی clear ہے ہمارے لئے عبدالخالق ہزارہ والی وہ بھی clear ہے۔کیونکہ مَیں نے کام کیا ہے مَیں نے خدمت کی ہے۔انشاءاللہ تعالیٰ مَیں نہیں ڈرتا۔۔۔(مداخلت) یقیناً مَیں ڈرتا نہیں ہوں کہ بھائی ایسا ہے۔انشاءاللہ اگر جمعیت اور پشتونخواہ دونوں اکھٹی بھی ہوجائیں انشاءاللہ تعالیٰ مَیں جیت سکتا ہوں یہ وعدہ ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی ملک سکندر خان ایڈووکیٹ صاحب۔

ملک سکندر خان ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر! ملک نعیم صاحب خود کہہ رہے تھے کہ جی آپ کا view کیا ہے۔پتہ نہیں ان کی باتیں آپ کو اچھی لگتی ہیں،یہ سمجھ میں نہیں آرہا ہے۔بحرحال وہ تو پشتونخواہ کا تو اُنہوں نے نام لیا وہ اپنی۔لیکن جمعیت کے حوالے سے کہتا ہوں کہ تھوڑا احتیاط کرو آگے کی بھی صورت کو دیکھ لوگے۔۔۔(مداخلت) ابھی آرہا ہے پھر دیکھا جائیگا۔

ملک نعیم خان بازئی: یقیناً۔

قائد حزب اختلاف: اس کے بعد آپ بولیں ابھی بیٹھ جائیں۔

ملک نعیم خان بازئی: زاہد صاحب! آپ کی باتیں تو چل رہی ہیں اتحاد کی باتیں تو چل رہی ہیں اسی وجہ سے میں کہہ رہا ہوں۔

حاجی زاہد علی ریکی: پتہ چل جائے گا آپ کوانشاءاللہ۔

قائدحزب اختلاف: یہ ابھی اس سال آ رہا ہے پھر دیکھا جائے گا۔جناب اسپیکر صاحب! ایک ریلی آئی ہے اُس کے لوگ میرے آفس میں آئے ۔حاجی اختر محمد نورزئی نامی ایک شخص 23 اپریل 2022ء کواغوا ہوا ہے اب تک وہ بازیاب نہیں ہوا ہے۔ملزمان کے نام بتائے ہیں ایف آئی آر درج کی ہے۔سی سی ٹی وی میں بھی اُس کی نشاندہی ہوتی ہے۔تو اس لئے میں جناب سے گزارش کروں گا کہ حکومت کے ایک دوساتھی اپوزیشن سے بھی دوساتھی جائیں،کم ازکم ایک آدمی اغوا ہوتا ہے اب اُس کو اغوا ہوئے دومہینے سے زائد ہوگئے ہیں لیکن اُسکا اتا پتہ بھی نہیں اور ملزمان بھی گرفتار نہیں ہورہے ہیں اتنی سرکشی تو میرے خیال میں کوئٹہ شہر میں ہوتی ہے تو باقی مظلوم لوگ کدھر جائیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جواغوا ہوا ہے وہ ابھی تک لاپتہ ہے۔

قائدحزب اختلاف: نہیں برآمد ہوا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اچھا، اچھا

قائدحزب اختلاف: یہی مسئلہ ہے کہ ملزم بھی گرفتار نہیں ہورہے ہیں اور مغوی بھی ابھی تک لاپتہ ہے۔مجھ سے تو یہ کہا کہ مغوی آج تک برآمد نہیں ہوسکا ہے نہ پولیس نے برآمد کیا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وہ لوگ آپ کے چیمبر میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

قائدحزب اختلاف: جی اُن کی ریلی آئی ہوئی ہے باہر۔ریلی والوں کوتھوڑی سی یہ تسلی دینگے تو۔یہ تو دونوں باتیں لازمی ہیں ۔مغوی کو برآمد کرنا ، یہ بھی لازمی ہے ،حکومت اور پولیس اور law enforcing agencies کا فرض ہےاوراسی طرح ملزم کوگرفتارکرنا اُسکوسزادیناانکی ذمہ داری ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: صحیح ہے ملک صاحب اس پر دواپوزیشن سےاور دو گورنمنٹ سائیڈ سے چلے جائیں۔

قائدحزب اختلاف: جناب اسپیکر! پولیس مغوی کو برآمد کرے اور ملزمان کوسزادے بڑی مہربانی۔

سردارعبدالرحمٰن کھیتران (وزیر مواصلات وتعمیرات): جناب اسپیکر صاحب! انہوں نے ابھی ذکر کیا ہے نورزئی کوئی ہے تو اس کے دو پہلو ہیں۔جو 23 اپریل کی date دے رہے ہیں۔آیا اُس کی قبائلی دشمنی ہے یا اغوابرائے تاوان ہے تو میں پولیس سے اس کی رپورٹ لے لیتا ہوں۔کوشش کرتا ہوں کہ ملک صاحب کو اس بارے میں آگاہ کریں۔اوراُ سکے لواحقین گھر والے باہر آئے ہیں۔

قائدحزب اختلاف: جناب اسپیکر صاحب! ریلی ہے اُنہوں نے احتجاج کیا ہے کہ جی اب ہم کہاں جائیں

نہ مغوی برآمد ہو رہا ہے، اور نہ ملزمان گرفتار ہو رہے ہیں۔ یہ تو جب اُن کے لواحقین آئیں گے اور پھر آپ اپنی ذمہ داری پوری کریں گے۔ جی لواحقین آئے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: لواحقین آئے ہیں گیٹ پر ہیں۔ ہم ایوان سے بھیج دیتے ہیں۔ اُن کا مؤقف لے لیتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: جی گیٹ پر ہیں۔ مہربانی ہوگی کم از کم دونوں باتیں یقینی ہو جائیں۔ مغوی بھی برآمد ہو اور ملزمان بھی گرفتار ہوں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: انشاءاللہ بالکل ہوگا۔ ہم لاقانونیت اس صوبے میں کسی کو بھی نہیں کرنے دینگے اور نہ کسی کو یہ اختیار ہے کہ وہ اپنی ریاست کے اندر ریاست بنائے۔ انشاءاللہ اگر proper FIR ہے بندے نامزد ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: کھیتران صاحب! آپ اُن سے بات کرلیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جی اُن کے دو یا تین آدمیوں کو ادھر چیمبر میں منگوالیتا ہوں اُن سے حال احوال لیتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اُن کی میرے خیال سے ریلی آئی ہوئی ہے۔

قائد حزب اختلاف: باہر ریلی ہے۔ تین، چار آدمی میرے آفس میں ہیں آپ جیسے مناسب سمجھیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: ملک صاحب! آپ کے آفس میں آپ کی رہنمائی کریں گے۔ آپ کے آفس میں بیٹھ کے مَیں اُن سے بات کرلیتا ہوں اور اُن سے پوری تفصیل لے لیتا ہوں۔ اور مَیں آئی جی سے رپورٹ لے لیتا ہوں کہ کیا صورت حال ہے؟ مَیں ابھی کوشش کرونگا کہ اس ایوان میں وہ رپورٹ پیش کردوں۔ جناب اسپیکر صاحب! میر چنگیز جمالی صاحب یہاں تشریف رکھتے ہیں سابق وفاقی وزیر ہیں ایم این اے رہے ہیں تو ہم اس ایوان کی طرف سے ان کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ (معزز اراکین اسمبلی نے ڈیسک بجائے)

جناب قائم مقام اسپیکر: میں پورے ایوان کی طرف سے جمالی صاحب کو ایوان آمد پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ (ڈیسک بجائے گئے)

وزیر مواصلات و تعمیرات: دوسرا جو ابھی مبین صاحب نے حلقہ بندیوں کے حوالے سے ان متاثرین میں سے میں اور آپ بھی ہیں تو آپ سے میری گزارش ہے ایک تو یہ کوئٹہ کا خاص کر میں نے اس دن بھی ذکر کیا۔ میں کوئی قوم پرستی یا کوئی اور سلسلہ نہیں کرتا ہوں اتنی اچھی تقسیم تھی کہ تین پشتون تھے تین بلوچ تھے دو ہزارے تھے ایک

سیٹلر تھا اس طریقے سے حلقہ بندیاں تھیں اور کسی کو کوئی اعتراض نہیں تھا۔اب صورتحال یہ بن گئی ہے کہ سات ایک طرف چلے گئے ہیں ایک ایک طرف چلا گیا۔ جیسے مبین صاحب نے کہا کہ یہ قوموں کو لڑانے اور اختلافات۔ دیکھیں یہ قبائلی صوبہ ہے یہاں پہلے اتنی قبائلی دشمنیاں اور سلسلے ہیں کہ ہم ان کو چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو ختم کرے پتہ نہیں وہاں کون بیٹھا ہے بلوچستان کا ہمدرد۔مثال کے طور پر آپ کے ضلع کی حیثیت ختم کرکے میرے ضلع کی حیثیت ختم کرکے کڈ مڈ کر رہے ہیں آپ کا کلچر اور ہے میرا کلچر اور ہے آپ کی زبان اور ہے میری زبان اور ہے میرا رسم ورواج اور ہے آپ کا اور ہے اور اگر آبادی پر جاتے ہیں ہمارے بالکل بازو میں جو ہم سے ٹھیک کر رہے ہیں ایک لاکھ 51 پر دکی کو علیحدہ دے رہے ہیں ایک لاکھ 15 پر ایک جگہ دیا گیا ہے آواران کو دیا ہوا ہے ایک ہماری آبادی ایک لاکھ 72 ہزار اور آپ کی آبادی ایک لاکھ 62 ہزاران کو اکھٹا جوڑ رہے ہیں یا شاید ہماری کوئی محبتیں میری اور آپ کی بڑھا رہے ہیں یا پتہ نہیں ہمیں دشمنیوں میں دھکیلنا چا رہے ہیں یا پھر ہم کس طریقے سے ایک ایم پی اے دو دو اضلاع کی خدمت کریگا اس کا تجربہ آپ کو ہوا ہے کہ شیرانی آپ کے ساتھ مکس تھا اور کس طریقے سے آپ کا سلسلہ ہوا تو ہماری گزارش ہے کہ آپ کی طرف اس سے پورا ایوان متاثر ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: سردار کھیتر ان صاحب! اس پر میں آپ کو بتا تا چلوں جہاں تک آئین کے تناظر میں الیکشن کمیشن ایک خودمختار ادارہ ہے اس نے اپنی پالیسی کے تحت اب ان میں petition دائر کر سکتے ہیں جو بھی مطلب کہ حلقے کے لوگ ہوں اسمبلی کے فلور سے ہم ان کو direct بلا نہیں سکتے یا یہاں سے کوئی رولنگ دے نہیں سکتے۔تو لہٰذا جن ،جن کے حلقے خراب ہیں انہوں نے تو۔۔۔

وزیر مواصلات وتعمیرات: سر! نہیں آپ bound نہیں ہیں الیکشن کمیشن آف پاکستان بالکل خودمختار ادارہ ہے ہم اسکی اہمیت کو سمجھتے ہیں لیکن پارلیمنٹ جو ہے چاہے وہ مرکز کی یا صوبے کی ہے وہ سب سے بالاتر ہے یہیں سے آئین بنتا ہے یہیں سے قانون سازی ہوتی ہے اور دیکھیں یہ ہم صرف چہرے نہیں بیٹھے ہوئے ہیں جناب اسپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بلکہ ان سے ہم ایک میٹنگ کر سکتے ہیں ایک میٹنگ بلوچستان کی ان سے ہم ایم پی ایز جتنے بھی متاثر ہوئے ہیں۔

وزیر مواصلات تعمیرات: انکے جو پراونشل ہیں ان سے میٹنگ کر سکتے ہیں انکے جو سیکرٹری الیکشن کمیشن آف پاکستان ہے اسکو آپ ممبروں کے ساتھ In camera briefing اور یہ سلسلہ آپکی good chair کر سکتی ہے۔آپ کے پاس اختیار ہے اور ممبروں کو ان سے ملا سکتے ہیں تو kindly ان کو تھوڑی سی بریفنگ

ہوجائے گی باقی تو جو قانونی لوازمات ہیں ہم پہلے ان کے پاس جائیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آپ کہتے ہیں کہ بلوچستان والے سے میٹنگ فکس کریں کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان۔۔۔

وزیر مواصلات وتعمیرات: الیکشن کمیشن آف پاکستان بلوچستان والے بیچارہ کیا کریں گے۔الیکشن کمیشن آف پاکستان کا اگر سیکرٹری بریف ہوجاتا ہے تو وہ ممبروں کی بھی ہماری نمائندگی وہاں لاشاری صاحب ہیں جتوئی صاحب ہیں ان کو بھی وہ ہم سے ہیں سر۔

جناب قائم مقام اسپیکر: صحیح ہے کھیتران صاحب اسمبلی کی طرف سے ایک لیٹر لکھ دیتے ہیں کہ جن ایم پی ایز کے حلقے متاثر ہوئے ہیں بلکہ پورے بلوچستان میں جہاں جہاں میں نے دیکھا ہے کافی لوگوں کی شکایتیں ہیں تو ان کے ساتھ ایک مشترکہ میٹنگ فکس کر لیتے ہیں ان کو لیٹر بھیج دیتے ہیں further جو Date وہ ہمیں دیتے ہیں اس پر ان سے ملاقات کر لیتے ہیں۔

جناب سلیم احمد کھوسہ: جناب اسپیکر! ایک public of Importence پر بات کرنا چاہتا ہوں ہمارے علاقے میں ایک burrning issue ہے پانی کا۔گرین بیلٹ ہے نصیر آباد، ڈویژن اور یہاں پیپلز پارٹی کی بھی کوئی نمائندگی نہیں ہے ایوان کے اندر۔ میں خوش آمدید کہتا ہوں میر چنگیز جمالی صاحب کو کہ وہ یہاں تشریف رکھتے ہیں اور پریذیڈنٹ بھی ہیں بلوچستان پیپلز پارٹی کے۔تو انکے سامنے بھی کیونکہ دو مسئلے ہیں ایک تو اریگیشن لوکل بلوچستان کا جو سسٹم ہے اس سے ہمیں شکایتیں ہیں دوسرا سندھ گورنمنٹ سے۔اہم مسئلہ جو اس وقت ہے وہ سندھ گورنمنٹ کے ساتھ ہے جو due share ہے بلوچستان کا وہ دینے کے لئے تیار ہی نہیں وہ بلوچستان کو کچھ سمجھتا ہی نہیں یہ آج سے نہیں دو، تین سال سے مسلسل سندھ گورنمنٹ بلوچستان کے ساتھ بار بار زیادتی کررہی ہے چاہے وہ گڈو بیراج پر ہو چاہے سکھر بیراج پر ہو جہاں سے کیرتھر نکلتی ہے جہاں سے پٹ فیڈر ہے شاہی کینال ہے لیکن وہ ہمارے اریگیشن سسٹم کو سمجھتے تک نہیں ہیں جب یہاں سے کوئی ذمہ دار وہاں چلا جاتا ہے اول تو ان سے بات نہیں کرتے ہیں اگر کسی نے وہ بھی چھوٹے لیول پر اگر کسی نے بات بھی کی تو ان سے کہتے ہیں کہ آپ لوگ کیا بگاڑیں گے ہمارا وہ راستہ ہے مطلب کہ بڑا بے عزت کر کے سندھ سے ان کو نکالا جاتا ہے کیونکہ ٹوٹل کنٹرول انکے پاس ہے بلوچستان گورنمنٹ کا کنٹرول نہیں ہے بلوچستان اریگیشن سسٹم کے پاس کنٹرول نہیں ہے اس وقت overall ہم سمجھتے ہیں کہ ملک کے اندر پانی کی بہت زیادہ shortage ہے بارشیں بھی نہیں ہوئی ہیں لیکن جو پانی آرہا ہے 1990ء کے ریکارڈ کے مطابق بلوچستان scure ہے کہ جتنا بھی

شارٹ فال ہولیکن آپ کو بلوچستان کو ہر حال میں پورا پانی دینا ہےایک تو یہ ہے پیپلز پارٹی کی حکومت رہی ہے سندھ میں ہمیشہ دوسری یہ بات ہے کہ یہ واحد ڈویژن ہے نصیر آباد جہاں نظریاتی ووٹر بھی ہیں پیپلز پارٹی کے اور اسی ڈویژن کے ساتھ ہمیشہ سندھ گورنمنٹ زیادتی کرتی آئی ہے۔اور دوسرا جناب اسپیکر صاحب! جو تھوڑا بہت پانی ابھی آ بھی رہا ہے تو یہاں ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے خاص طور پر میرا ڈسٹرکٹ، صحبت پور وہ سب سے پہلے ہے ان کینالوں پر وہ شاہی ہو یا پٹ فیڈر ہو اس وقت میرے کوئی چار، پانچ کینال ہیں جو میرے ضلع سے جو شاہی سے دو کینال نکلتے ہیں اسی طرح سے دو، تین کینا لپٹ فیڈر سے نکلتے ہیں اس ٹائم زیرو % پانی دیا جارہا ہےایک دفعہ انہوں نے تھوڑا بہت پانی دیا اس وقت تو ہم زمینداری کے لئے پانی مانگ ہی نہیں رہے ہیں situation یہ ہے بیس، پچیس لاکھ کی آبادی کے یہ تین ڈسٹرکٹس جس میں نصیرآباد ہیں جعفرآباد ہے صحبت پور ہے پینے کا پانی نہیں ہے اور تھوڑا بہت جتنا بھی پانی آرہا ہے وہ سارا نیچے ہماری آنکھوں کے سامنے سے گذر کر نیچے جارہا ہے جہاں سے اریگیشن کا منسٹر صاحب تعلق رکھتے ہیں انہوں نے بڑی سختی سے کہا ہے کہ ڈسٹرکٹ صحبت پور کو تو بالکل آپ لوگوں نے پانی نہیں دینا ہے اب یہاں تک زیادتی ہے اگر سلیم کھوسہ کے ساتھ اگر آپ کا کوئی کینہ ہے مجھ سے کوئی آپ کی لڑائی ہے تو میری ذات آپ بے شک مجھ سے لڑیں مجھے پانی نہ دیں جہاں میری زمین میں پانی نہیں دیں میرے علاوہ دو لاکھ کی آبادی ہے میرے ڈسٹرکٹ کی دو لاکھ سے زیادہ نصیر کینال ہو جو ڈیل کینال ہو اوچ ہو۔ مانجوٹی ہو۔تقریباً سارے اس آج کے دن اس وقت بھی زیرو پر چل رہے ہیں تو یہ ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے جناب اسپیکر صاحب! اس ایوان کے توسط سے میں آپ سے گزارش کروں گا۔ اس پر رولنگ دیں سی ایم صاحب یہاں موجود نہیں ہیں میں سی ایم صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ اپنے ان وزراء کو کنٹرول کریں یہ جس طرح کا رویہ انہوں نے اختیار کیا ہوا ہے یہ لوگوں کو دست وگریبان کی طرف لے کر جارہے ہیں۔اگر یہ situation رہی تو لوگ آپس میں لڑیں گے اور اسکا ذمہ دار اریگیشن کا منسٹر ہوگا جو اس نے اس وقت رویہ اختیار کیا ہوا ہے ہمارے حلقوں کے ساتھ ہمارے ڈسٹرکٹس کے ساتھ، ہمارے جتنے بھی ہیں کینال کے ساتھ اس طرح کے معاملات بہتر نہیں ہیں یہ بہت برا ہوگا خراب ہوگا اور پوری ذمہ داری اریگیشن کے منسٹر پر عائد ہوگی اگر اس کا رویہ اس طرح ہی رہا تو میری گزارش ہوگی کہ اس پر کوئی سخت قسم کی رولنگ دیں ایک تو سندھ گورنمنٹ کے اوپر بھی کوئی سختی کی جائے کہ آیا کہ جو ہمارا شیئر ہے وہ کیوں نہیں دے رہی ہے دیکھیں حب ڈیم سے کراچی کو پانی جاتا ہے ہم نے تو کبھی نہیں کہا کہ آپ حب ڈیم کو بند کر دیں۔ وہاں بھی لوگ بستے ہیں وہ بھی اسی ملک سے تعلق ہیں ہم سارے ایک ہی ملک کے باشندے ہیں ہمارے ساتھ اس طرح کی کیوں زیادتی کی جارہی ہے۔تو میری گزارش

ہوگی اس پر کوئی سخت قسم کی رولنگ دیں اس پر کوئی mechanism بنایا جائے اور سمجھتے ہیں کہ پانی کا shortfall ہے پانی کی اس وقت بہت بڑی shortage ہے ہم ہر تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ۔لیکن وہ بیٹھیں تو سہی بات تو کریں لیکن اس طرح اگر اس نے زیادتیاں کیں تو پھر وہ قوموں کو لڑانے کی طرف جارہا ہے ایک دوسرے کو دست وگریبان کرنے کی طرف جارہا ہے situation اس وقت نصیر آباد ڈویژن کی اس طرف جارہی ہے۔تو آپ سے گزارش ہے کہ اس پر کوئی سخت قسم کی رولنگ دیں۔بڑی مہربانی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی بلیدی صاحب۔

میر ظہور احمد بلیدی: جناب اسپیکر! معزز رکن نے ایک بڑا اہم نقطہ اُٹھایا ہے، 1992ء میں Indus River System Authority کا قیام ہوا۔جس میں صوبوں کے درمیان پانی کی distribution کا ایک mechanism بنایا گیا۔جناب اسپیکر! اُس وقت بلوچستان کے حصہ میں جو پانی تھا وہ تقریباً 3.5 یا 6 جو اُن کا طریقہ کار ہے، کیوسک پانی پتہ نہیں ایک اور بھی ہے، لیکن اُس وقت سے لے کر اب تک بلوچستان کو وہ جو مقررہ اُن کا جو پانی ہے وہ نہیں مل رہا ہے۔جناب اسپیکر! گو کہ پاکستان میں قحط سالی آئی ہوئی ہے بارشیں نہیں ہو رہی ہیں اور ملک سوکھ رہا ہے لیکن اِس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جو سب سے زیادہ غریب صوبہ ہے اُس کی حق تلفی کی جائے اُس کا پانی بند کیا جائے۔آپ کو اچھی طرح پتہ ہے کہ نصیر آباد ڈویژن بلوچستان کا food baskit ہے، وہاں لوگوں کی گزر بسر وہ کینال سسٹم پر منحصر ہے۔اگر اُس کا پانی روک دیں گے کسی بھی صوبے کی طرف سے سندھ کی طرف سے، پنجاب کی طرف سے تو یہ صوبے کے ساتھ ایک بہت بڑی ناانصافی ہو گی۔اور چاہیے تو یہ تھا جس طرح فیڈرل گورنمنٹ جو ''ارسا'' کا pattern ہے اُس کو بلوچستان میں مزید کینال بنانے چاہئیں تاکہ وہ جو بلوچستان کے حصے کا پانی ہے اُس کو استعمال کیا جائے اور زمینیں زیر کاشت آجائیں لیکن بدقسمتی سے ارسا toothless ہوگیا ہے اُس کی کوئی چلتی نہیں ہے اُس کا کوئی مانتا بھی نہیں ہے۔تو جناب اسپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کیونکہ یہ بلوچستان کا نصیر آباد ڈویژن کا ایک بہت اہم مسئلہ ہے وہاں کے لوگ قحط سالی کی وجہ سے تباہ حال ہیں کسان پریشان ہیں زمینداروں کو پانی نہیں مل رہا۔میری آپ سے گزارش ہے پورے ہاؤس سے گزارش ہے کہ اِس نقطے کو ایک قرارداد کی شکل دیں اور قرارداد کی صورت میں ہم فیڈرل گورنمنٹ کو سندھ گورنمنٹ کو یہ message دیں کہ بلوچستان کے ساتھ وہ ناانصافی نہ کریں۔شکریہ

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ بلیدی صاحب۔

وزیر محکمہ مواصلات تعمیرات: ہمارے معزز رکن نے جو نشاندہی کی ہے پھر ہمارے ظہور صاحب نے ارسا کا حوالہ دیا۔صورتحال یہ ہے کہ ٹھیک ہے قدرتی طور پر بھی پانی میں کمی آئی ہے پوری دُنیا میں، کیونکہ اگلی تیسری جو world war ہوگی وہ پانی پر ہوگی۔اِسی طریقے سے انڈیا سے ہمارے جو دریا آرہے ہیں اُس پر آپ نے ڈیم وغیرہ تعمیر کیے ہیں، پانی کی کمی ہے۔لیکن ہم سمجھتے ہیں جیسے کہ ظہور صاحب نے کہا، ہمارے معزز رکن نے کہا کہ سندھ یا فیڈرل گورنمنٹ ہمیشہ سے زیادتی کرتی آرہی ہے پانی ہمارا چوری ہوجاتا ہے، یا ہمارے حصے کا پانی کبھی پنجاب کو نکل جاتا ہے تو کبھی سندھ کو نکل جاتا ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ پسماندہ صوبہ ہے، ایک میر سلیم کا مسئلہ نہیں ہے پورے نصیر آباد کا جیسے کہ ظہور صاحب نے کہا کہ یہ ہماری food baskit ہے، بلوچستان کی survival کے لیے سب سے زیادہ جو گندم اُگائی جاتی ہے اِسی ڈویژن میں اور وہی وہ گورنمنٹ purchase کرتی ہے، اُسی سے ہم مارکیٹ stable کرتے ہیں اور۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اُذان ہورہی ہے۔

(اُذانِ عصر)

قائدحزب اختلاف: جناب اسپیکر! لوگ بیٹھے ہیں۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: سر! میرا یہ پہلا item ہے یہ ہوم کی رپورٹ قائمہ کمیٹی کی table کر کے مَیں آرہا ہوں، بس آرہا ہوں پہلا item یہی ہے، مَیں نے کہا کہ یہ چھوٹ جائے گا۔مَیں آرہا ہوں۔مَیں آپ کی chair پر حاضر ہورہا ہوں۔تو سر! میں عرض کررہا تھا کہ یہ بہت اہمیت کی اہم نوعیت کی اِن کی یہ بات ہے ہم سمجھتے ہیں یہ صرف اِن کے ڈویژن کا مسئلہ نہیں ہے۔کیونکہ آپ اُس کو سمجھیں کہ یہ life line ہے نصیر آباد ڈویژن کی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: solution کے لیے کیا آپ لوگوں نے اِس کا۔۔۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: solution یہ ہے کہ ایک مشترکہ قرارداد پورے ایوان کی طرف سے پاس ہو اِس کو قرارداد کی شکل دے دیں، ہم اِن کو invite کرتے ہیں سلیم صاحب کو کہ یہ قرارداد ہم سب کی طرف سے ایک مشترکہ قرارداد یہ فیڈرل بھی چلی جائے اور گورنمنٹ آف سندھ کو بھی چلی جائے کیونکہ اِس وقت سندھ میں اور پنجاب میں، مرکز میں اِن کی مشترکہ حکومت ہے، تو یہ بلوچستان کا مسئلہ حل کریں۔ایک پارٹ تو یہ ہوگیا۔دوسرا پارٹ مَیں معزز رکن سے گزارش کروں گا یہ اِنہوں نے کہا کہ لہڑی صاحب اور شاید CM کی بات کی ہے، مَیں عرض کروں کہ یہ حکومت یہاں بھائی چارہ قائم کرنے کے لیے آئی ہے ہم پرانے اتنے قبائلی حساب میں

پہلے بھی مَیں نے عرض کیا کہ ہم اُلجھے ہوئے ہیں کہ ہماری کوشش ہے کہ کسی طریقے سے اِس صوبے میں امن قائم ہو۔مَیں اِن کو یقین دہانی کرواتا ہوں۔ باقی اُن کو معزز رکن کی وہ موجود نہیں ہے backbiting اچھی بات نہیں ہے،لیکن مَیں اِن کو یہ یقین دہانی کرواتا ہوں کہ اِس حکومت کا ہرگز کوئی اِس قسم کا ایجنڈہ نہیں ہے کہ قبائل کو آپس میں لڑائے، ہم دیکھ لیتے ہیں کسی کی ذاتی دشمنی نہیں ہے، مجھے نہیں پتہ اِن کی اور لہڑی صاحب کی کیا،مَیں عرض کررہا ہوں مجھے سُن لیں۔

میر سلیم احمد کھوسہ: سردار صاحب اچھی باتیں کررہے ہیں لیکن backbiting کی بات نہیں ہے، جو حقیقت ہے وہ بیان کی ہے۔

وزیر محکمہ مواصلات و تعمیرات: نہیں دیکھیں وہ موجود نہیں ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: کھیتران صاحب،کھوسہ صاحب! آپ دونوں۔۔۔

میر سلیم احمد کھوسہ: کھیتران صاحب اگر کوئی موجود نہ ہوتو ہمارے ساتھ زیادتی ہورہی ہو تو ہم بات نہ کریں تو آپ مجھے بتادیں کہ کون سا اس کے علاوہ فورم ہیں کہ میں وہاں جاکر بات کروں آپ بتائیں۔آپ ایک کمیٹی بنائیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آپ دونوں تشریف رکھیں۔

وزیر محکمہ مواصلات و تعمیرات: مَیں عرض کررہا تھا اسپیکر صاحب! کہ ایک بندہ موجود ہو آپ اُس کو میرا اُس میں concern نہیں ہے، وہ بھی آپ کے ڈویژن سے ہے،لیکن ہمارا ایجنڈہ کسی کو لڑانا نہیں ہے بلکہ بھائی چارہ قائم کرنا ہے اور نہ ایک منسٹر کو کسی MPA کے ساتھ کوئی،الحمدللہ میری معلومات کی حد تک آپ لوگوں سے کوئی ذاتی خدانخواستہ دشمنی نہیں ہے۔تو یہ پانی کی جو صورتحال ہے تو لہڑی صاحب اسلام آباد گئے ہوئے ہیں۔سی ایم صاحب جب تشریف لے آئیں گے ہم سلیم صاحب کو invite کرتے ہیں ہمارے دفتر آئیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اِس پر کھیتران صاحب! آپ لوگ یہ مہربانی کرلیں کہ cabinet to cabinet اگر یہ points raise کرلیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔

وزیر محکمہ مواصلات و تعمیرات: ہم cabinet میں بھی raise کریں گے اِنشاءاللہ cabinet to cabinet کریں گے لیکن آپ cabinet سے بالاتر ہیں یہ ایوان اور آپ کی chair۔

جناب قائم مقام اسپیکر: یہاں اسمبلی سے اِس پر ایک قرارداد پاس بھی ہوگئی ہے۔جمالی صاحب ہیں جو اسپیکر صاحب ابھی تو acting governor ہیں اُنہوں نے اِس پر letter بھی بھیجا ہوا ہے۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: اُس کو بھی نئے ایوان کے ذریعے وہ repeat کر دیں تو ہمارا ہر گز قبائل کو لڑانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے نہ ہم کسی کے ساتھ زیادتی کرنے والے لوگ ہیں۔ہم پیار کرنے والے لوگ ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: میرے خیال میں کارروائی کی طرف آتے ہیں۔

سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔

مجالس قائمہ کی رپورٹس کا ایوان میں پیش اور منظور کیا جانا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: **مجلس برائے محکمہ داخلہ قبائلی امور کی رپورٹ ، بلوچستان آرمز کا مسودہ قانون مصدر 2021ء(مسودہ قانون نمبر 21 مصدرہ 2021ء) پیش ومنظور کیا جانا۔**

جناب قائم مقام اسپیکر: چیئر مین مجلس قائمہ برمحکمہ داخلہ قبائلی امور بلوچستان آرمز کا مسودہ قانون مصدر 2021ء(مسودہ قانون نمبر 21 مصدرہ 2021ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔میں سردار عبدالرحمٰن کھیتران چیئر مین مجلس قائمہ برمحکمہ داخلہ قبائلی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان آرمز کا مسودہ قانون مصدر 2021ء(مسودہ قانون نمبر 21 مصدرہ 2021ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ کو ایوان میں پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 10 جون 2022ء تک توسیع دینے کی منظوری دی جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔آیا بلوچستان آرمز کا مسودہ قانون مصدر 2021ء(مسودہ قانون نمبر 21 مصدرہ 2021ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ کو ایوان میں پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 10 جون 2022ء تک توسیع دینے کی منظوری دی جائے؟ آوازیں ہاں/ناں

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان آرمز کا مسودہ قانون مصدر 2021ء(مسودہ قانون نمبر 21 مصدرہ 2021ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 10 جون 2022ء تک توسیع دینے کی منظوری دی جاتی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: چیئر مین مجلس قائمہ برمحکمہ داخلہ قبائلی امور بلوچستان آرمز کا مسودہ قانون مصدر 2021ء(مسودہ قانون نمبر 21 مصدرہ 2021ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کریں۔

وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات: میں سردار عبدالرحمٰن کھیتران چیئر مین مجلس قائمہ برمحکمہ داخلہ قبائلی امور کی جانب سے بلوچستان آرمز کا مسودہ قانون مصدر 2021ء(مسودہ قانون نمبر 21 مصدرہ 2021ء) کی بابت

مجلس کی رپورٹ کو ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: رپورٹ پیش ہوئی،

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ داخلہ و قبائلی امور بلوچستان آرمز کا مسودہ قانون مصدر 2021ء(مسودہ قانون نمبر 21 مصدرہ 2021ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

جناب خلیل جارج بھٹو(پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اقلیتی امور): میں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری وزیر برائے محکمہ داخلہ قبائلی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان آرمز کا مسودہ قانون مصدر 2021ء(مسودہ قانون نمبر 21 مصدرہ 2021ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔آیا بلوچستان آرمز کا مسودہ قانون مصدر 2021ء(مسودہ قانون نمبر 21 مصدرہ 2021ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لیا جائے۔۔ہاں یا ناں میں جواب دیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان آرمز کا مسودہ قانون مصدر 2021ء(مسودہ قانون نمبر 21 مصدرہ 2021ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ داخلہ و قبائلی امور بلوچستان آرمز کا مسودہ قانون مصدر 2021ء(مسودہ قانون نمبر 21 مصدرہ 2021ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

جناب خلیل جارج بھٹو(پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اقلیتی امور): میں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری وزیر برائے محکمہ داخلہ قبائلی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان آرمز کا مسودہ قانون مصدر 2021ء(مسودہ قانون نمبر 21 مصدرہ 2021ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔آیا بلوچستان آرمز کا مسودہ قانون مصدر 2021ء(مسودہ قانون نمبر 21 مصدرہ 2021ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔۔ہاں یا ناں میں جواب دیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔بلوچستان آرمز کا مسودہ قانون مصدر 2021ء(مسودہ قانون نمبر 21 مصدرہ 2021ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جاتا ہے۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر: **مجلس قائمہ برائے محکمہ محنت وافرادی قوت کی رپورٹ پر بلوچستان صنعتی تعلقات کا مسودہ قانون مصدرہ2022ء(مسودہ قانون نمبر15 مصدرہ 2022ء) کا پیش ومنظور کیا جانا۔**

جناب قائم مقام اسپیکر: چیئر مین مجلس قائمہ برمحکمہ محنت وافرادی قوت بلوچستان صنعتی تعلقات کا مسودہ قانون مصدرہ2022ء(مسودہ قانون نمبر15 مصدرہ 2022ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

میرزابدعلی ریکی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔میں زابدعلی ریکی،چیئر مین مجلس قائمہ برمحکمہ محنت وافرادی قوت کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان صنعتی تعلقات کا مسودہ قانون مصدرہ2022ء(مسودہ قانون نمبر15 مصدرہ 2022) کی بابت مجلس کی رپورٹ ایوان کو پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 10 جون 2022 تک توسیع دینے کی منظوری دی جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔آیا بلوچستان صنعتی تعلقات کا مسودہ قانون مصدرہ2022ء (مسودہ قانون نمبر15 مصدرہ 2022ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ ایوان کو پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 10 جون2022 تک توسیع دینے کی منظوری دی جائے۔ آوازیں ہاں

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک منظور ہوئی بلوچستان صنعتی تعلقات کا مسودہ قانون مصدرہ2022ء (مسودہ قانون نمبر15 مصدرہ 2022ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ ایوان کو پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 10 جون2022 تک توسیع دینے کی منظوری دی جاتی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جس کا موبائل بج رہا ہے kindly اس کو silent کردیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: چیئر مین مجلس قائمہ برمحکمہ محنت وافرادی قوت بلوچستان صنعتی تعلقات کا مسودہ قانون مصدرہ2022ء(مسودہ قانون نمبر15 مصدرہ 2022ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کریں۔

میرزابدعلی ریکی: میں زابدعلی ریکی چیئر مین مجلس قائمہ برمحکمہ محنت وافرادی قوت کی جانب سے،بلوچستان صنعتی تعلقات کا مسودہ قانون مصدرہ2022ء(مسودہ قانون نمبر15 مصدرہ 2022ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: رپورٹ پیش ہوئی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت بلوچستان صنعتی تعلقات کا مسودہ قانون مصدرہ2022ء(مسودہ قانون نمبر15 مصدرہ 2022ء) کی بابت تحریک پیش کریں

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اقلیتی امور: میں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی

قوت کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان صنعتی تعلقات کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2022ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیرغور لایا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔آیا بلوچستان صنعتی تعلقات کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2022ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیرغور لایا جائے۔

آوازیں ہاں

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک منظور ہوئی بلوچستان صنعتی تعلقات کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2022ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیرغور لایا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ محنت و افرادی قوت بلوچستان صنعتی تعلقات کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2022ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اقلیتی امور: میں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری وزیر برائے محکمہ محنت و افرادی قوت کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان صنعتی تعلقات کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2022ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔آیا بلوچستان صنعتی تعلقات کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2022ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔آپ لوگ ہاں یاناں میں جواب دیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک منظور ہوئی بلوچستان صنعتی تعلقات کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2022ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: **بلوچستان کمپنیوں کے منافع جات (کارکنان کی شراکت) کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 22 مصدرہ 2022ء) کا پیش و منظور کیا جانا۔**

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت بلوچستان کمپنیوں کے منافع جات (کارکنان کی شراکت) کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 22 مصدرہ 2022ء) پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اقلیتی امور: میں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری وزیر برائے محکمہ وافرادی قوت کی جانب سے بلوچستان کمپنیوں کے منافع جات (کارکنان کی شراکت) کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 22 مصدرہ 2022ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بلوچستان کمپنیوں کے منافع جات (کارکنان کی شراکت) کا مسودہ قانون مصدرہ2022ء(مسودہ قانون نمبر22 مصدرہ2022ء) پیش ہوا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت بلوچستان کمپنیوں کے منافع جات (کارکنان کی شراکت) کا مسودہ قانون مصدرہ2022ء(مسودہ قانون نمبر22 مصدرہ2022ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اقلیتی امور: میں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری وزیر برائے محکمہ وافرادی قوت کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان کمپنیوں کے منافع جات (کارکنان کی شراکت) کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 22 مصدرہ 2022ء) کو قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84اور(2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔آیا بلوچستان کمپنیوں کے منافع جات (کارکنان کی شراکت) کا مسودہ قانون مصدرہ2022ء(مسودہ قانون نمبر22 مصدرہ2022ء) کو قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84اور(2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔آپ لوگ ہاں یاناں میں جواب دیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک منظور ہوئی بلوچستان کمپنیوں کے منافع جات (کارکنان کی شراکت) کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر22 مصدرہ2022ء) کو قاعدہ 84اور (2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ محنت و افرادی قوت بلوچستان کمپنیوں کے منافع جات (کارکنان کی شراکت) کا مسودہ قانون مصدرہ2022ء(مسودہ قانون نمبر22 مصدرہ2022ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اقلیتی امور : میں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری وزیر برائے محکمہ وافرادی قوت کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان کمپنیوں کے منافع جات (کارکنان کی شراکت) کا مسودہ قانون مصدرہ2022ء(مسودہ قانون نمبر22 مصدرہ2022ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی ،آیا بلوچستان کمپنیوں کے منافع جات (کارکنان کی شراکت) کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر22 مصدرہ2022ء) کو فی الفور زیر غور

لایا جائے۔ آوازیں ہاں

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان کمپنیوں کے منافع جات (کارکنان کی شراکت) کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 22 مصدرہ 2022ء) کوفی الفور زیرغور لایا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت بلوچستان کمپنیوں کے منافع جات (کارکنان کی شراکت) کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 22 مصدرہ 2022ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اقلیتی امور: میں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری وزیر برائے محکمہ وافرادی قوت کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان کمپنیوں کے منافع جات (کارکنان کی شراکت) کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 22 مصدرہ 2022ء) کومنظور کیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی، آیا بلوچستان کمپنیوں کے منافع جات (کارکنان کی شراکت) کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 22 مصدرہ 2022ء) کومنظور کیا جائے۔آوازیں ہاں

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک منظور ہوئی بلوچستان کمپنیوں کے منافع جات (کارکنان کی شراکت) کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 22 مصدرہ 2022ء) کومنظور جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: **بلوچستان ورکرز ویلفیئر فنڈ کا مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 23 مصدرہ 2022) کا پیش ومنظور کیا جانا۔**

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محنت وافرادی قوت بلوچستان ورکرز ویلفیئر فنڈ کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 23 مصدرہ 2022ء) پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اقلیتی امور: میں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری وزیر برائے محنت وافرادی قوت کی جانب سے بلوچستان ورکرز ویلفیئر فنڈ کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 23 مصدرہ 2022ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بلوچستان ورکرز ویلفیئر فنڈ کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 23 مصدرہ 2022ء) پیش ہوا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محنت وافرادی قوت بلوچستان ورکرز ویلفیئر فنڈ کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 23 مصدرہ 2022ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اقلیتی امور: میں خلیل جارج پارلیمانی سیکریڑی وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت کی جانب سے تحریک پیش کرتا کہ بلوچستان ورکرز ویلفیئر فنڈ کا مسودہ قانون مصدرہ2022ء(مسودہ قانون نمبر23 مصدرہ2022ء) کوقواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر84اور (2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان ورکر ز ویلفیئر فنڈ کا مسودہ قانون مصدر ہ 2022ء(مسودہ قانون نمبر23 مصدرہ2022ء) کوقاعدہ نمبر84اور(2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے؟ ہاں یاناں میں جواب دیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک منظور ہوئی بلوچستان ورکرز ویلفیئر فنڈ کا مسودہ قانون مصدرہ2022ء(مسودہ قانون نمبر23 مصدرہ2022ء) کوقاعدہ نمبر84اور(2)85 کے تقاضوں س exempt قرار دیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت بلوچستان ورکرز ویلفیئر فنڈ کا مسودہ قانون مصدرہ2022ء(مسودہ قانون نمبر23 مصدرہ2022ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اقلیتی امور: میں خلیل جارج پارلیمانی سیکریڑی وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت کی جانب سے تحریک پیش کرتا کہ بلوچستان ورکرز ویلفیئر فنڈ کا مسودہ قانون مصدرہ2022ء(مسودہ قانون نمبر23 مصدرہ2022ء) کوفی الفور زیرغورلایا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان ورکر ز ویلفیئر فنڈ کا مسودہ قانون مصدر ہ 2022ء(مسودہ قانون نمبر23 مصدرہ2022ء) کوفی الفورغورلایا جائے؟ آوازیں ہاں

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک منظور ہوئی ۔ بلوچستان ورکر ز ویلفیئر فنڈ کا مسودہ قانون مصدر ہ 2022(مسودہ قانون نمبر23 مصدرہ2022) کوفی الفور زیرغورلایا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت بلوچستان ورکرز ویلفیئر فنڈ کا مسودہ قانون مصدرہ2022ء(مسودہ قانون نمبر23 مصدرہ2022ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اقلیتی امور: میں خلیل جارج پارلیمانی سیکریڑی وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت کی جانب سے تحریک پیش کرتا کہ بلوچستان ورکرز ویلفیئر فنڈ کا مسودہ قانون مصدرہ2022ء(مسودہ قانون نمبر23 مصدرہ2022ء) کومنظور کیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان ورکر ز ویلفیئر فنڈ کا مسودہ قانون مصدر ہ

2022ء(مسودہ قانون نمبر23 مصدرہ2022ء) کومنظور کیا جائے؟ آوازیں ہاں

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک منظور ہوئی بلوچستان ورکرز ویلفیئر فنڈ کا مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر23 مصدرہ2022) کومنظور کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بلوچستان میں گنے کی خرید وفروخت اور فیکٹریوں میں استعمال کا مسودہ قانون مصدرہ2022ء(مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2022ء) کا پیش ومنظور کیا جانا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ صنعت وحرفت، بلوچستان میں گنے کی خرید وفروخت اور فیکٹریوں میں استعمال کا مسودہ قانون مصدرہ2022ء(مسودہ قانون نمبر24 مصدرہ2022ء) پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اقلیتی امور: میں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری وزیر برائے محکمہ صنعت وحرفت کی جانب سے بلوچستان میں گنے کی خرید وفروخت اور فیکٹریوں میں استعمال کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ2022ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بلوچستان میں گنے کی خرید وفروخت اور فیکٹریوں میں استعمال کا مسودہ قانون مصدرہ2022ء(مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ2022ء) پیش ہوا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ صنعت وحرفت بلوچستان میں گنے کی خرید وفروخت اور فیکٹریوں میں استعمال کا مسودہ قانون مصدر ہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2022ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اقلیتی امور: میں خلیل جارج وزیر برائے محکمہ صنعت وحرفت کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان میں گنے کی خرید وفروخت اور فیکٹریوں میں استعمال کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء(مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2022ء) کوقواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ84 اور(2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان میں گنے کی خرید وفروخت اور فیکٹریوں میں استعمال کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء(مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2022ء) کوقاعدہ84 اور(2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے؟ آوازیں ہاں

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک منظور ہوئی بلوچستان میں گنے کی خرید وفروخت اور فیکٹریوں میں استعمال کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء(مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2022ء) کوقاعدہ نمبر 84 اور(2)85 کے

تقاضوں سے exempt قرار دیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ صنعت وحرفت بلوچستان میں گنے کی خرید وفروخت اور فیکٹریوں میں استعمال کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2022ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اقلیتی امور: میں خلیل جارج پارلیمانی سیکریڑی وزیر برائے محکمہ صنعت وحرفت کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان میں گنے کی خرید وفروخت اور فیکٹریوں میں استعمال کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2022ء) کو فی الفور زیرغور لایا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان میں گنے کی خرید وفروخت اور فیکٹریوں میں استعمال کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2022ء) کو فی الفور زیرغور لایا جائے؟

آوازیں ہاں

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان میں گنے کی خرید وفروخت اور فیکٹریوں میں استعمال کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2022ء) کو فی الفور زیرغور لایا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ صنعت وحرفت بلوچستان میں گنے کی خرید وفروخت اور فیکٹریوں میں استعمال کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2022ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اقلیتی امور: میں خلیل جارج پارلیمانی سیکریڑی وزیر برائے محکمہ صنعت و حرفت کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان میں گنے کی خرید وفروخت اور فیکٹریوں میں استعمال کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2022ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان میں گنے کی خرید وفروخت اور فیکٹریوں میں استعمال کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2022ء) کو منظور کیا جائے؟

آوازیں ہاں

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک منظور ہوئی ۔ بلوچستان میں گنے کی خرید وفروخت اور فیکٹریوں میں استعمال کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2022ء) کو منظور کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اب میں گورنر کا حکم نامہ پڑھ کر سناتا ہوں۔

ORDER

In exercise of powers conferred on me by Article109 (b) of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan 1973, I, Mir Jan Muhammad Khan Jamali, Acting Governor Balochistan, hereby order that on conclusion of business, the Session of the Provincial Assembly of Balochistan shall stand prorogued on Friday, the 10th June 2022.

جناب قائم مقام اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 6 بجکر 18 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)